نام کتاب: سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولف: ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن

صفحات: ۱۷۰

قیمت: ۱۵۰ روپے

ناشر: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی، اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

تبصرہ: سید عزیز الرحمٰن

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کتب کا سلسلہ خصوصاً اردو کتب سیرت کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر زمانی ترتیب سے اردو کی محض کتب سیرت کے اقتباس ہی جمع کر دیے جائیں تو خود اردو زبان کے ارتقا کی تاریخ بھی مرتب ہو سکتی ہے اور اس کا ایسا جائزہ سامنے آ سکتا ہے، جس کے ذریعے سال بہ سال زبان کی ترقی، اسالیب کا تنوع اور ذخیرۂ الفاظ اور ان کے استعمال کے شواہد مجتمع ہو سکتے ہیں۔

اردو زبان میں بہت سی کتب سیرت ایسی ہیں، جو لکھی گئیں، ایک بار شائع ہوئیں، پھر دوبارہ شائع نہ ہو سکیں، یہی سبب ہے کہ مسلسل پرانی کتب کی دریافت یا کم یاب نسخوں کی عکسی نقول یا دوبارہ اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ سطریں اس لئے نوک قلم پر آئیں کہ زیر تبصرہ کتاب بھی پہلی بار اسّی کی دہائی کے اوائل میں شائع ہوئی تھی، اب اس کی دوسری زیادہ روشن، دیدہ زیب اور عمدہ اشاعت منظر عام پر آئی ہے۔

جناب ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن علمی حلقوں میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے علمی و تحقیقی مجلّے، سہ ماہی فکر و نظر کے مدیر کی حیثیت سے عرصے سے متعارف ہیں، اگرچہ آپ کی شخصیت کے اور بہت سے پہلو ہیں، سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ایک اہم اور معروف خانقاہ کے سجادہ نشین ہیں، بے باک و بلند آہنگ خطیب ہیں، اور اب عرصے سے دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل کے منصب کے ساتھ ساتھ یونی ورسٹی کے نائب صدر کے منصب پر بھی فائز ہیں، خصوصیت سے دعوہ اکیڈمی کے سربراہ کی حیثیت سے انہوں نے جو اہداف حاصل کئے، ان کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کے دائرۂ تعارف اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا۔

زیر تبصرہ کتاب اختصار کے ساتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حیات مبارکہ کے تمام اہم واقعات کا احاطہ کرتی ہے، اور اسے فاضل مولف کا اسلوب معاصر کتب سے ممتاز بناتا ہے۔

کتاب کا آغاز کرتے ہوئے، ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن تحریر فرماتے ہیں:

اس ذاتِ اقدس سے محبت وعقیدت کے جو شاہد چشم فلک پیر نے دیکھے وہ کسی اور ہستی کو نصیب نہیں، پندرہ سو سال گزر چکے ہیں مگر آج بھی غلامانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آقا کے قدومِ میمنت لزوم پر سب کچھ نثار کردینے کو تیار ہوجاتے ہیں۔ اس لازوال محبت میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے ہر دور میں ہر مذموم حربہ استعمال کیا گیا، مگر ہر مرتبہ محبت کی آگ مزید بھڑکی اور دنیاوالوں کو پیغام دیا کہ یہ محبت ازلی وابدی ہے، اس میں کبھی زوال نہیں آئے گا۔ (ص ۱۷)

جناب نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے آغاز اس طرح فرماتے ہیں:

تقریباً پونے چھ سو سال گزر چکے تھے کہ کرۂ ارض سے سلسلۂ نبوت منقطع ہوچکا تھا۔ سابقہ انبیائے کرام کی تعلیمات کے اثرات تقریباً ختم ہوچکے تھے۔ اللہ کے گھر میں تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا ہورہی تھی۔ جب زمین سے الٰہی تعلیمات کا سلسلہ منقطع ہوجائے اور صحفِ آسمانی رطب ویابس کا شکار ہوجائیں تو اخلاقیات کا بھی جنازہ اٹھ جاتا ہے۔ چناں چہ یہ دور اخلاقی زبوں حالی کا دور تھا، مدنیت کا خاتمہ ہوچکا تھا، اعمالِ بد کے مرتکبین اپنی بدکاری پر فرحاں ونازاں تھے۔ فسق وفجور، ظلم وجور اور جہالت کی ہمہ گیر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس وقت کسی ایسے اجالے کی ضرورت تھی جس کی نورانیت سے زمین کی تاریکی روشنی میں بدلے۔ جس کے واسطے سے مخلوق کا خالق سے رشتہ ازسرنو استوار ہو۔ اس وقت ضرورت تھی ایسے پیغمبرِ انقلاب کی جو زندگی کے ہر شعبے میں حیات آفریں انقلاب پیدا کردے۔ ضرورت تھی ایک ایسے مصلح کی جو دنیائے انسانیت کی اصلاح کا بیڑہ اٹھائے۔ اب وہ وقت آن پہنچا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوش خبری منظر عام پر آئے۔ مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ (الصّف: ۶) چناں چہ ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن (۲۲ اپریل ۵۷۱ء) کو یہ شرف واعزاز حاصل ہوا کہ اس دن حضرت آمنہ کی گود میں اس بچے کی ولادت ہوئی جو سارے جہانوں کا، اولین وآخرین کا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ (ص ۱۹)

کتاب میں ہمارے بعض اہم مسائل اور معاملات کی جانب بھی ضمناً توجہ دلائی گئی ہے، چناں چہ پردے کے احکام نازل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اسلام نے حقوق نسواں کو پورا پورا تحفظ دیا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے اس کی فطرت کے مطابق وہی ذمے داری سونپی جس کو سرانجام دینے پر وہ پوری طرح قادر تھی۔ انہیں چار دیواری کی زینت قرار دیا گیا اور حکم نازل ہوا کہ شریف عورتیں گھر سے نکلیں تو چادر اوڑھ کر، سینے پر آنچل ڈال کر، چلنے میں اٹھکیلیاں نہ کریں، پردے کی اوٹ سے بولیں، آواز میں لوچ پیدا نہ کریں، ازواجِ مطہرات نامحرموں کے سامنے نہ آئیں۔

آج آزادئ نسواں کے نام پر بناؤ سنگھار کے ساتھ جس بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا ہے، اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ (ص ۱۳۳)

اسی طرح فاضل مولف نے کتاب کا اختتام اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر کیا ہے، جو اختصار کے باوجود جامع بھی ہے اور ایمان افروز بھی۔

کتاب بیانیہ اسلوب میں لکھی گئی ہے، اور اس کے ماخذ میں اردو عربی کی چند نمایاں کتب سیرت شامل ہیں، جن میں سیرت ابن ہشام، عیون الاثر، طبقات ابن سعد، زرقانی، خصائص الکبری، نیز مشکوۃ، بخاری وغیرہ اور معارف القرآن، سیرت المصطفی، سیرت النبی اور مولانا مودودیؒ کی الجہاد فی الاسلام سے بطی انفادہ کیا گیا ہے، اور حاشیے میں کتب استفادہ کے مختصر حوالہ جات کا بھی اہتمام ہے۔ البتہ کتاب میں درج واقعات سیرت میں عام طور پر ذکر ہونے والے وہ واقعات بھی شامل ہیں، جن کی صحت پہ محققین تامل کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ کتاب عوام الناس کے لئے لکھی گئی ہے، اور مختصر مطالعے کے لئے مفید ہے، اور دعوہ اکیڈمی کے سلسلۂ مطبوعات میں اہم اضافہ ہے۔

کتاب پیپر بیک پر عمدہ سرورق کے ساتھ سلیقے سے طبع ہوئی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: مصطفوی مدنی عالمی ریاست

مولف: فاروق احمد

صفحات: ۲۸۸

قیمت: ۵۰ ۷روپے

ناشر: مجلس التحقیق والنشر الاسلامی۔ ۵۶ حبیب پارک، بالمقابل منصورہ۔ ملتان روڈ، لاہور

تبصرہ: سید عزیز الرحمٰن